روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
جمعہ 7- اپریل 2000ء - یکم محرم 1421 ہجری - 7- شہادت 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 77

بخشش کی ایک جامع دعا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے -

اے اللہ میرے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے - اور مخفی اور ظاہری گناہ بھی - اور وہ گناہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے معاف کر دے -

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی اللھم اغفرلی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا اور آخرت کی سزاؤں میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ دنیا کی سزائیں امن قائم کرنے اور عبرت کے لئے ہیں۔ اور آخرت کی سزائیں افعال انسانی کے آخری اور انتہائی نتائج ہیں۔ وہاں اسے ضرور سزا ملنی ٹھہری کیونکہ اس نے زہر کھائی ہوئی ہے اور یہ ممکن نہیں کہ بدوں تریاق وہ اس زہر کے اثر سے محفوظ رہ سکے۔

عاقبت کی سزا اپنے اندر ایک فلسفیانہ حقیقت رکھتی ہے جس کو کوئی مذہب بجز (دین حق) کے کامل طور پر بیان نہیں کر سکا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا ہو وہ اس دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہو گا بلکہ اندھوں سے بھی بد تر۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے دریافت کرنے کے حواس اسی جہان سے انسان اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ جو یہاں ان حواس کو نہیں پاتا وہاں وہ ان حواس سے بہرہ ور نہیں ہو گا۔ یہ ایک دقیق راز ہے۔ جس کو عام لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اگر اسکے یہ معنی نہیں تو یہ تو پھر بالکل غلط ہے کہ اندھے اس جہان میں بھی اندھے ہوں گے۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو بغیر کسی غلطی کے پہچاننا اور اسی دنیا میں صحیح طور پر اس کی صفات و اسماء کی معرفت حاصل کرنا آئندہ کی تمام راحتوں اور روشنیوں کی کلید ہے۔ اور یہ آیت اس امر کی طرف صاف اشارہ کر رہی ہے کہ اسی دنیا سے ہم عذاب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور اس دنیا کی کورانہ زیست اور ناپاک افعال ہی اس دوسرے عالم میں عذاب جہنم کی صورت میں نمودار ہو جائیں گے اور وہ کوئی نئی بات نہ ہوں گے۔

جیسے ایک شخص گھر کے دروازے بند کر لینے سے روشنی سے محروم ہو جاتا ہے اور تازہ اور زندگی بخش ہوا اسے نہیں مل سکتی۔ یا کسی زہر کے کھالینے سے اس کی زندگی باقی نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پر جب ایک آدمی خدا کی طرف سے ہٹتا ہے اور گناہ کرتا ہے ‘ تو وہ ایک ظلمت کے نیچے آکر عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 18-19)

محرم میں کثرت سے درود شریف پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے - مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے - پس اس بات کو نہ بھولیں سفر میں حضر میں جب توفیق ملے ‘ جب ذہن اس طرف ۔ فارغ ہو جائے ‘ یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں -

(الفضل 29 جون 99ء)

وقف جدید

وقف جدید کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں -

احباب کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں - (ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم تحریک جدید

○ جملہ قائدین علاقہ ‘ ضلع اور مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ مورخہ 14- اپریل 2000ء بروز جمعۃ المبارک سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے -

آپ سے درخواست ہے کہ اس دن جملہ خدام کو تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے مطالبات سے آگاہ کیا جائے -

اگر کسی وجہ سے 14- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں -

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ - پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عرفانِ حدیث نمبر 40

بھائی کے حقوق

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- مسلمان مسلمان کا بھائی ہے- نہ وہ اس کی خیانت کرے نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ اس کو رسوا کرے- ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے پر حرام ہے- یعنی اس کی عزت اور اسکا مال اور اس کا خون' تقویٰ یہاں ہے (یہ کہہ کر آپ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) کسی آدمی کے لئے اتنا ہی شر کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے-

(جامع ترمذی کتاب البر و الصله باب شفقة المسلم علی المسلم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں-

ایک حدیث سنن الترمذی کتاب البرّ سے لی گئی ہے- اس میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' وہ نہ اس کی خیانت کرے' نہ اسے جھٹلائے اور نہ اس کو رسوا کرے- اب یہ بات بہت عجیب ہے کہ اسے جھٹلائے نہیں اگر کوئی جھوٹ بولے گا تو اسے جھٹلانا بھی پڑے گا- لیکن اس میں صحابہ کی شان بیان فرمائی گئی ہے- فرمایا سچے مومن جو میرے خلق پر' مجھ سے خلق سیکھ کر مختلف رنگ اختیار کر گئے ہیں ان میں جھوٹ تم نہیں دیکھو گے- پس ایک نیک انسان دوسرے نیک انسان کو اس لئے جھٹلا دے کہ اس کو تعجب ہو اس بات پر یہ درست نہیں ہے- تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا نہ اس کی خیانت کرے' نہ اسے جھٹلائے- یہ بہت گہری اور عظیم تعلیم ہے یعنی جھٹلانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا- ہو نہیں سکتا کہ کوئی صحابی جو سچا مومن ہو اور یہاں تو چونکہ عمومی بات ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے یہ آج بھی اطلاق پا رہی ہے مگر میں صحابہ کی بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے صحابہ کو دیکھ کر ان سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا ہے اور تمام وقتوں سے' تمام دنیا کے مسلمانوں سے وہی توقع رکھی ہے جو سچی مسلمانی کی نشانیاں تھیں کہ خیانت نہ کرے اور اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اسے رسوا کرے-

اب یہ بات میرے تجربے میں ہے کہ بعض دفعہ ایک شخص بات بیان کر رہا ہوتا ہے وہ ویسے سچا ہوتا ہے لیکن بات غلط بیان کر رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ بات کو بعض دفعہ سمجھ نہیں سکتا- اب وہ لاعلمی میں کم فہمی کے نتیجے میں اگر بات نہ سمجھ سکے تو اس کو آپ جھٹلا نہیں سکتے- آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تمہاری بات کو مانتا ہوں مگر تم بات سمجھے نہیں- حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی کے متعلق یہ روایت ہے کہ مدینے کی گلیوں میں آواز دینے لگ گئے کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ" جس نے بھی کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا- حضرت عمر ؓ نے ان کو گریبان سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا کہتے پھر رہے ہو- انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے- اب اس کو وہاں جھٹلایا نہیں مگر سمجھ گئے کہ یہ بات سمجھا نہیں- اسی طرح گریبان سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے- آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تھا- آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا- نہ یہ سمجھا ہے نہ اس سے لوگ ٹھیک سمجھیں گے کچھ کا کچھ مضمون بنا لیں گے ہر ایک یہ کہے گا لا الہ الا اللہ اور اس کے بعد وہ سمجھے گا کہ جنت میں داخل ہو گیا ہے- رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات قبول فرمائی- ٹھیک کہتے ہو- اگر محض یہی آواز دی جائے تو جس طرح ابو ہریرہؓ کو بات کی سمجھ نہیں آئی کثرت سے لوگ اس مضمون کی حقیقت کو نہ سمجھ سکتے-

(-) پس دیکھیں حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں کتنے گہرے اسرار ہیں- "اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اس کو رسوا کرے" کیونکہ جب اسے جھٹلاؤ گے تو لوگوں کے سامنے لازم ہے کہ وہ رسوا ہو گا- اور رسوا نہ کرنے کا مضمون ویسے بھی ہے- کوئی سچا مومن اپنے بھائی کو رسوا نہیں کیا کرتا- ایسی باتیں اس کے متعلق نہیں کہتا جس کی وجہ سے سوسائٹی میں اس کی عزت اور وقار کم ہو جائیں- اگر اس کی سادگی کی بات کرتا ہے تو پیار اور محبت سے اس رنگ میں کرتا ہے کہ اس شخص پر اس کی سادگی پر بھی پیار آتا ہے مگر رسوائی نہیں ہوتی اس میں- تو رسوا نہ کرنے سے اس مضمون کو پوری طرح کھول دیا گیا- چنانچہ اس کے برعکس یہ بھی فرمایا ہر ایک پر دوسرے کی عزت فرض ہے' مال اور خون حرام ہے' تقویٰ یہاں پر ہے- جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تقویٰ یہاں پر ہے تو اپنے دل پر ہاتھ لگایا یعنی دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگلی چھاتی پہ لگائی تقویٰ یہاں پر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ تین دفعہ آپ نے بار بار دہرایا کہ تقویٰ یہاں پر ہے' تقویٰ یہاں پر ہے- مطلب ہے کہ تقویٰ کے گر سیکھنے ہیں تو مجھ سے سیکھو-

کسی انسان کے لئے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے' اب اس کو بھی امانت کے تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے- یہ ساری امانتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مومن بندوں پر اور ان کا فرض ہے کہ ان تمام امانتوں کے حق ادا کریں- اپنے (-) بھائی کو حقیر نہ سمجھے- اب اس میں (-) بھائی ہونا بھی تو لازم ہے- بعض لوگ حرکتیں ایسی کرتے ہیں جو ذلیل اور کمینی حرکتیں ہیں اگر انہیں کہا جائے یہ تو کمینی بات ہے' تم ذلیل حرکت کر رہے ہو تو یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ تم اپنے بھائی کو حقیر سمجھ رہے ہو کیونکہ جو (-) بھائی ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہی نہیں- یہ پہلو بھی تو ہے جس پر غور کی ضرورت ہے-

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی کو حقیر نہ سمجھے- حقیر کو تو حقیر ہی سمجھنا پڑے گا- گندی فطرت والا انسان ہے کیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ گندی فطرت کا نہیں ہے مگر (-) بھائی' اس سے رسول اللہ ﷺ ہرگز یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ کسی قسم کی کوئی گھٹیا بات کرے- پس (-) بھائی کو حقیر نہ سمجھو' جو (-) بھائی کی تعریف ہی میں نہیں آتا اس کا مضمون الگ ہے- لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے نتیجے میں تو معاشرے میں بہت سا فساد پھیل سکتا ہے- یعنی آپ کسی کے متعلق کہیں کہ وہ گھٹیا نظر آتا ہے اور دوسرا کہے کہ تم نے اپنے بھائی کو حقیر سمجھا ہے- اب وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرا فتویٰ درست ہے اور وہ واقعۃً گھٹیا ہے- ان امور کا فیصلہ کرنا ان لوگوں کا کام ہے جن تک کسی معاملے کی تفصیل پہنچی ہو- جہاں تک سوسائٹی کا تعلق ہے اس میں احتیاط لازم ہے ورنہ ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ (-) رہا ہی نہیں اس لئے میں اس کو حقیر سمجھتا ہوں تو ہر شخص کے (-) فتوے جاری ہو جائیں گے اور عملاً ساری سوسائٹی غیر (-) ہو جائے گی- پس اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین رکھ لیں کہ حقیر سمجھنا سوسائٹی میں عام عادت کے طور پر اپنانا ظلم ہے- اگر آپ اس کو عادت کے طور پر اپنائیں گے تو آپ کے اندر بھی تکبر پیدا ہو گا اور جس شخص کو آپ ذلیل سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے وہ اللہ کی نظر میں ذلیل نہ ہو اور اس طرح آپ خود اللہ کی نظر میں ذلیل ہو جائیں گے-

تو یہ ساری باریک راہیں ہیں تقویٰ کی- جب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تقویٰ یہاں پر ہے تو واضح ہے کہ یہ ساری تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جن کو ہم نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سے سیکھنا ہے- اور ان کو باریکی سے نہیں سیکھیں گے تو تقویٰ یہاں پر ہے کے مضمون کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت ﷺ تقویٰ کی باریک ترین راہوں پر سے گزرے ہیں- جب آپؐ سے تقویٰ سیکھنا ہے تو تقویٰ کی لطافتیں سیکھنا لازم

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلیفہ صباح الدین احمد صاحب

بیسویں صدی کا ایک عظیم شخص

یوں تو بیسویں صدی نے بہت سے عظیم لوگ پیدا کئے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے اور تاریخ کو پرکھا جائے تو اکثریت ان لوگوں کی ملتی ہے جن کو کسی ایک میدان میں شہرت حاصل ہوئی یا ان کی شہرت کا گراف ایک محدود علاقے ہی میں بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

گذشتہ صدی میں ایک ایسی شخصیت ہمیں نظر آتی ہے جو اپنی قد و قامت میں دوسروں سے بہت بلند اور منفرد دکھائی دیتی ہے۔ میری مراد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی سے ہے نہ صرف مذہبی حیثیت سے آپ ایک موعود اور غیر معمولی ہستی کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ بلکہ بطور عالم اعلیٰ منتظم، جرنیل، فلسفہ دان، منطقی، سیاست دان نڈر اور بہادر، بنی نوع انسان کا ہمدرد، خیر خواہ اور بہترین انسان ہونے کے اعتبار سے بھی آپ کا ایک غیر معمولی مقام تسلیم شدہ ہے۔

آپ کے بارے میں بہت کچھ تحریر کیا گیا لیکن خاکسار اس مختصر مضمون میں آپ کے ان اوصاف کے بارے میں تحریر کرے گا جن کا خاکسار سے تعلق ہے یا جو باتیں میں نے براہ راست سنی ہیں۔ ہمارے والد خلیفہ صلاح الدین احمد مرحوم ذکر کیا کرتے تھے کہ انہوں نے جب ہوش سنبھالا تو دیکھا کہ ان کے والد حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کی نگاہ میں اپنی بیٹی سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی والدہ ماجدہ جو حضرت ام ناصر کے نام سے معروف تھیں، کی بہت قدر و منزلت تھی وہ جب گھر تشریف لاتیں تو کھڑے ہو کر دروازے پر ان کا استقبال کرتے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتے باوجود بیٹی ہونے کے عزت سے بلاتے اور ان کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ یہاں تک کہ قادیان سے باہر جب جانا ہوتا تو مل کر اور کسی چیز کے منگوانے کا پوچھ کر جاتے اور واپسی پر بھی پہلے اپنی بیٹی کے گھر جاتے۔

ہمارے والد بتایا کرتے تھے کہ ان کا یہ احترام اسی لئے تھا کہ خدا نے ان کو ایک عظیم شخص حضرت المصلح الموعود کی حرم اول ہونے کا شرف عطا فرمایا تھا۔ اپنے داماد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تو وہ بے انتہا عزت اور قدر کرتے تھے۔ خلیفۃ المسیح کی اجازت کے بغیر ایک قدم نہ اٹھاتے۔ ادھر حضرت مصلح موعود بھی بہت خیال فرماتے۔ مکرم محمد حسین صاحب جو احمدیہ بازار میں بیت مبارک قادیان کے قریب کپڑے سیا کرتے تھے۔ بیان کرتے تھے کہ عید کے قریب وہ اپنی دوکان پر مصروفیت کی وجہ سے رات بھر کام کرتے رہے۔ آدھی رات گذرنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی والدہ محترمہ یعنی حضرت اماں جان کے ساتھ ایک لالٹین ہاتھ میں پکڑے کسی طرف جا رہے ہیں محمد حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ حفاظت کے نقطہ سے ان کے پیچھے ہو لئے کہ یہ دونوں متبرک ہستیاں اس وقت کہاں جا رہی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کا رخ حضرت اماں جان کے باغ کی طرف جہاں حضرت ڈاکٹر صاحب مقیم تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی طبیعت کی خرابی کی اطلاع ملتے ہی اتنی رات گئے کسی خادم کے بغیر آپ روانہ ہو گئے۔

ہمارے ابا نے ایک مرتبہ سنایا کہ قادیان میں وہ حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ رات کا وقت تھا۔ باہر گلی میں کچھ شور سنائی دیا اور غیر معمولی آوازیں آئیں۔ حضور باہر والی سیڑھی سے فوراً نیچے اتر گئے بلا کسی خوف کے شور کی طرف چل پڑے ابا نے دوڑ کر اس شور کا سبب معلوم کیا اور حضور کو اطلاع دی تب حضور واپس گھر میں تشریف لے گئے۔

ابا حضرت خلیفہ صلاح الدین صاحب بتایا کرتے تھے کہ دہلی کے جلسہ مصلح موعود کے موقع پر فتنہ پرداز اور شریر لوگوں نے جلسہ گاہ پہ حملہ کر دیا۔ حضور بغیر کسی گھبراہٹ کے وہیں موجود رہے اور مستورات کی حفاظت کا سامان کرتے رہے اور دفاع کے بارے میں ہدایات سے نوازتے رہے۔ حملہ کرنے والوں کے چلے جانے اور مستورات کو بحفاظت واپس پہنچانے کے بعد حضور تشریف لے گئے۔

ہمارے ابا مرحوم کو حضور سے گہرا تعلق تھا۔ بلکہ یوں کہیے کہ عشق کی حد تک محبت تھی۔ حضور بھی بہت تعلق رکھتے تھے۔ اکثر یاد فرمایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے یاد فرمایا ابا کو تیز بخار تھا اور طبیعت خاصی کمزور تھی۔ ہماری والدہ صاحبہ نے کہا کہ گاڑی کے ڈرائیور کو کہہ دیتے ہیں کہ طبیعت اچھی نہیں۔ ابا نے کہا نہیں میں ضرور جاؤں گا نہ جانے کوئی اہم کام ہو۔ جب حضور کی طرف سے کوئی ارشاد موصول ہوتا ابا اسی لگن میں ہوتے کہ کسی طرح یہ کام خوش اسلوبی سے ہو جائے۔

ایک مرتبہ میری ایک بہن کی پیدائش کے موقع پر والدہ محترمہ سخت بیمار پڑ گئیں جان کے لالے پڑ گئے لیڈی ڈاکٹر بھی پریشان ہو گئی اس وقت ہم ماڈل ٹاؤن لاہور رہائش پذیر تھے۔ اور حضور ابھی رتن باغ لاہور میں قیام فرما تھے۔ ابا فوراً دعا کی درخواست کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضور نے کسی اہم کام کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ کام کرو حفیظ (والدہ محترمہ) کی فکر نہ کرو۔ ابا نے کہا کہ مجھے اسی وقت تسلی ہو گئی اسی کام کو سرانجام دے کر شام کو جب گھر لوٹے تو والدہ محترمہ آرام سے تھیں۔ اور صحت ہو چکی تھی۔ ہمارے ابا کو میں جانتا ہوں، ہماری والدہ محترمہ سے بہت لگاؤ تھا۔ اور سخت پریشان تھے۔ لیکن حضور کے اسی فقرہ نے کہ "فکر نہ کرو" تمام اندیشے دور کر دیئے یہ حضور کی دعا پر آپ کا اعتماد تھا۔

حضور نے اس عاجز راقم کی پیدائش سے قبل بتا دیا تھا کہ لڑکا ہو گا کل سات لڑکے ہوں گے پھر حضور نے منجد منگوا کر سات نام رکھے ہم سات بھائی ہوئے تین وفات پا گئے۔ چار بھائیوں کے بعد حضرت اماں جان نے فرمایا "ہمیں بھائیوں کے ساتھ بہنیں اچھی لگتی ہیں دعا کریں بچی ہو" پھر میری بہن امۃ اللطیف پیدا ہوئیں۔

حضور کا شروع سے ہی میرے ساتھ مشفقانہ سلوک رہا حضور نے ابا کو لکھا کہ

۔اب یہ ہماری ذمہ داری ہے نویں جماعت سے تعلیمی ضروریات حضور کی طرف سے پوری کی جاتیں۔ خاکسار کو ارشاد تھا کہ آ کر مل جایا کرو اور ربوہ سے باہر جانا ہوتا تو اجازت لے کر جاتا۔ شکار پر جانا ہو پکنک پر جانا ہو۔ حضور سے اجازت لیتا پھر جاتا شکار پہ جانے کے لئے کار توس وغیرہ عطا فرما دیتے تھے۔ ربوہ سے باہر جانا ہو تو بعض اوقات کار کی اجازت فرما دیتے خاکسار نے دیکھا کہ جب کھیل کی غرض سے باہر جانا ہوتا تو میں دعا کے لئے عرض کرتا حضور اگر فرماتے اللہ رحم کرے تو میچ میں ہار ہوتی اگر حضور فرماتے اچھا اللہ فضل کرے گا یا دعا کروں گا تو پھر ہم جیت کر آتے۔ مجھے اندازہ ہو جاتا کہ ہم جیتیں گے یا ہار ہو گی۔

ایک مرتبہ برادرم عزیزم صفی الدین اور برادرم عزیزم فلاح الدین اور میں شکار پر گئے۔ سارا دن کوئی شکار نہیں ملا دریا کے ساتھ ساتھ واپس آ رہے تھے کہ ایک دیہاتی ملاّ اس نے بتایا کہ سورج ڈوبنے کے ساتھ تین مگ (بڑا آبی پرندہ) یہاں سے گذرتے ہیں میں نے کہا چلیں رک کر دیکھ لیں۔ ابھی وقت تھا ہم نے ریت میں لکڑیاں اور جھاڑیاں گاڑ کر اپنے آپ کو چھپا لیا۔ عین غروب آفتاب کے ساتھ ہی تین مگ نمودار ہوئے ہم نے فیصلہ کر کے تینوں پر فائر کیا تینوں نیچے آ گرے اتنے بڑے مگ تھے کہ کاندھے پر لٹکانے سے اسی کی چونچ پاؤں کو چھوتی تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنا مگ حضور کو دے کر آؤں گا۔ حضرت چھوٹی آپا کے ہاں حضور کی باری تھی انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ حضور آج صبح فرما رہے تھے کہ مگ کا پلاؤ کھانے کو جی چاہتا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ ہمارا شکار کا پروگرام بننا سارا دن شکار کا نہ ملنا۔ ایک دیہاتی سے ملاقات ہونا اور تین مگوں کا بتانا اور پھر ایسا ہی ہونا اور ان کا شکار کر لینا یہ سب باتیں حضور کی خواہش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتظام تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی خواہشوں کو پورا کرتا ہے۔

بچپن کا واقعہ ہے جبکہ میں سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ ربوہ ان دنوں کچے گھروں پر مشتمل تھا۔ قصر خلافت بھی دیہاتی طرز پر کچے مکانات کی عمارت تھی۔ ساتھ ہی ایک کچی بیت تھی۔ رمضان کے دن تھے نماز تراویح میں ہم بہت سے بچے شریک تھے۔ سخت گرمی کی وجہ سے روزہ افطار کے وقت میں نے بہت سا پانی پی لیا۔ نماز کے دوران مجھے چکر آ گیا۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب میرے ساتھ تھے فوراً حضرت امی جان (حضرت ام ناصر) کے ہاں مجھے لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وہیں تشریف فرما تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہوا؟ میاں رفیق احمد صاحب نے میری طبیعت کی خرابی کے بارے میں عرض کیا باہر صحن میں پلنگ بچھے ہوئے تھے حضور نے اسی وقت بستر پر لیٹنے کا ارشاد فرمایا بار بار دوا دی۔ جب تک طبیعت اچھی نہ ہوئی جانے نہ دیا بار بار پوچھنے تشریف لاتے رہے اور گھر بھیجنے کا انتظام بھی فرمایا۔ یہ تھی حضور کی ایک بچے پر شفقت انتہائی مصروفیت کے باوجود وقت دیا اور بھرپور طرح دیکھ بھال فرمائی۔

وادی سون میں حضور نے ایک پر فضا مقام "نخلہ" جو کہ جابہ اور پیل کے قریب تھا وہاں ایک گرمیوں کا مستقر تعمیر کروایا۔ پہاڑ پر ایک باغ لگوایا مکانات تعمیر ہوئے یہ مقام ایک ہزار فٹ سے بلندی پر تھا۔ سادی سی تعمیرات لیکن تھیں خوبصورت اور صحت افزا ماحول میں بہت اچھی لگتی تھیں۔ اسی مقام پر حضور نے تفسیر صغیر کا زیادہ حصہ تصنیف فرمایا۔ خاکسار نے ایف ایس سی کا امتحان دیا تھا۔ حضور جب نخلہ تشریف لے جانے لگے خاکسار کو بھی فرمایا کہ تمہیں رخصتیں ہیں ساتھ چلو۔ حضور کی اس مہربانی سے بہت خوش ہوا۔ وہاں حضرت امی جان کے ہاں حضور کے ساتھ ہی کھانا ہوتا تھا۔ حضور اصرار سے کھلاتے اور پھر حضرت امی جان (ام ناصر) سے فرماتے یہ تمہارا بھتیجا ہی نہیں میرا مہمان بھی ہے خاص خیال رکھنے کو فرماتے۔ حضرت امی جان جو پہلے ہی بہت مہربان تھیں مزید احسان فرماتیں حضور فرماتے جو خاص آم منگوائے ہیں وہ صباح الدین کو کھلاؤ حضور اتنا خیال رکھتے کہ میں سخت شرمندگی محسوس کرتا۔

برادرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور برادرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب بھی وہیں تھے ان کے ساتھ خوب سیر و تفریح ہوتی شکار بھی کھیلتے انہیں دنوں ایف۔ ایس۔ سی کا نتیجہ آ گیا میں فیل ہو گیا۔ حضور سے ڈانٹ پڑی اس غم اور افسوس سے بستر سے لگ گیا بخار بھی ہونے لگا میاں رفیق احمد صاحب نے بہت زور لگایا لیکن اٹھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ کھانا بھی میاں صاحب کمرے میں لے آتے۔ تیسرے روز ایک دم دروازہ کھلا تو حضور کو دیکھ کر چونک گیا فوراً بستر سے اچھل کر کھڑا ہو گیا ظہر کا وقت تھا۔ وہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ فرمایا تم نماز کے لئے بیت میں بھی نہیں آئے۔ چلو میرے سامنے وضو کرو خاکسار نے وضو کیا حضور وہیں کھڑے رہے مجھے ساتھ لے کر نماز پڑھانے تشریف لے گئے۔ نماز کے بعد مجھے یاد فرمایا اور پرائیویٹ سیکرٹری مکرم عبدالرحمٰن انور صاحب مرحوم کو بلا کر فرمایا دیکھیں یہ کتنا کمزور اور زرد ہو گیا۔ سکیسر میں ایک ہفتہ کے لئے ریسٹ ہاؤس ریزرو کرا دیں۔ اس کو ساتھیوں سمیت وہاں بھجوانے کا انتظام کریں۔ حضور نے گاڑی (جیپ) اور تمام ضروریات کا انتظام فرمایا وہاں ہم لوگ سکیسر جیسی خوبصورت جگہ پر جو پانچ ہزار فٹ کے قریب بلند ہے ایک ہفتہ رہے۔ خوب سیریں کیں جب واپسی ہوئی حضور دیکھ کر

مسکرائے اور فرمایا کافی فرق پڑ گیا ہے۔ اب تم لوگ تین روز کے لئے کلر کہار ہو آؤ وہاں سے ہماری واپسی ہوئی تو حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حیرت ہوتی دنیا کے مصروف ترین شخص کو اتنا وقت دیتے ہوئے اور اپنے حقیر خادم کا اتنا خیال رکھتے ہوئے۔ حضور کا کتنا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ پر۔

ان دنوں ایک عجیب بات میں نے نوٹ کی کہ جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور میری جیب میں ابا مرحوم کا خط ہوتا تو حضور فرماتے اپنے ابا کا خط دے دو اور یہ بات کبھی حضور نے اس وقت نہیں فرمائی جبکہ میرے پاس ابا کا خط نہ ہو۔ اللہ کا اپنے بندوں سے سلوک بھی نرالا ہوتا ہے۔ نیز اس سے حضور کے ساتھ ابا کا تعلق بھی ظاہر ہوتا ہے ہمارے ابا کی راولپنڈی میں 9۔ دسمبر 1962ء دوپہر سوا بارہ بجے وفات ہوئی عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبر دے دی۔ آپ نے حضرت چھوٹی آپا سے فرمایا کہ حفیظ (میری والدہ صاحبہ) کو اطلاع دیں خلیفہ صلاح الدین فوت ہو گئے ہیں۔

حضور نماز باجماعت کا بہت خیال فرماتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت امی جان کے ہاں ٹیبل ٹینس کی میز ہوتی تھی۔ ہم لوگ سکول کے زمانے میں بعض اوقات کھیل میں مصروف ہوتے۔ حضور کا یا تو پیغام ملتا یا پھر حضور نماز کے لئے جاتے ہوئے فرماتے اب کھیل بند کرو اور نماز کے لئے چلو۔ بعد میں ہم خود ہی وقت کا خیال کرتے اور پہلے ہی کھیل بند کر کے نماز پر چلے جاتے۔ حضور کھیلنے سے نہیں روکتے تھے باوجود اس کے کہ شور بھی ہوتا تھا۔ لیکن نماز باجماعت سے رہ جانے سے روکنے کے لئے ہدایت فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ میاں رفیق احمد صاحب اور خاکسار قصر خلافت کی طرف آ رہے تھے کہ ہم نے حضور اور حضرت سیدہ مہر آپا کو سرگودھا روڈ کی طرف جاتے دیکھا ارد گرد جب نظر ڈالی تو کوئی پہرے دار بھی نظر نہ آیا ہم لوگ حیرت سے اور حفاظت کی غرض سے حضور کے پیچھے روانہ ہو گئے حضور سڑک پر جا کر احمد نگر کی طرف مڑ گئے ٹریفک چل رہی تھی ہم دوڑ کر حضور کے قریب آ گئے حضور ہمیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ ہمارا سیر کو جی چاہ رہا تھا پہرہ داروں سے آنکھ بچا کر نکل آئے پر تم لوگوں نے پکڑ لیا۔ وہ شخص کیوں نہ نڈر اور بہادر ہو جس نے خدا کی خاطر تمام دنیا سے ٹکر لے لی اس جیسا شجاع اور کون ہو سکتا ہے؟

ربوہ میں ہر وقت ایک حرکت نظر آتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص دوڑ رہا ہے۔ اپنے فرائض انہماک سے ادا کر رہا ہے۔ دفتر کے کارکنان ناظران سب حضور سے ہدایت لیتے یعنی کلرکوں کو بھی یہ کہتے سنا کہ حضور ہماری غلطیاں پکڑ لیتے ہیں حساب کتاب میں بھی ماہر حساب دان کی طرح نکات بتاتے۔ سیلاب سے سڑک بہہ گئی ہو' کسی عمارت کی بنیاد کھودنی ہو۔ سڑکوں راستوں کو درست کرنا ہو یا پہاڑ پر فائرنگ کی رینج بنانی ہو ہر جگہ وقار عمل ہوتا حضور اس میں تشریف لاتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات کھیل دیکھنے بھی حضور تشریف لے آتے۔ ایک مرتبہ ہم کرکٹ کھیل رہے تھے۔ حضور تشریف لے آئے۔ کھلاڑیوں نے گھبرا کر آؤٹ ہونا شروع کر دیا۔ حضور یہ فرما کر کہ ان کو تو کھیلنا نہیں آتا واپس تشریف لے گئے۔

حضور کا اعلیٰ درجہ کا لاثانی عالم ہونا مقرر ہونا اور اردو دان ہونا تو مسلّم تھا ہی ایک مرتبہ حضور کو ایک امریکن سے انگریزی میں گفتگو کرتے دیکھا۔ قریب جانے کا شوق ہوا قریب جا کر سنا تو حضور روانی سے انگریزی میں باتیں کر رہے تھے۔ ہر میدان میں آپ منفرد اور یکتا مقام رکھتے تھے۔ آخر خدا کے چنیدہ تھے اسی کے پیارے تھے۔ وہ موعود تھے۔ جن کے متعلق بہت سے خدا کے پیاروں نے پیش خبریاں دی تھیں۔

اسی خدا کے پیارے کے اتنے احسان ہیں اتنی مہربانیاں ہیں کہ ان کا ذکر بہت طویل ہو جائے گا۔ ایک اور ایسا احسان حضور نے اس کمترین عاجز پر فرمایا۔ وہ احسان ہمیشہ کے لئے تاریخ میں مثبت ہو کر رہ گیا حضور نے اپنے خطبہ شائع شدہ یکم مئی 1947ء میں خاکسار کا ذکر کر کے احسان فرمایا۔ یہی ایک احسان ایسا جو بہت بڑا ہے اور تو اور حضور وفات کے بعد بھی اس عاجز پر احسان فرما گئے اور اپنے نائب کے ذریعہ ایک موقعہ قربت کا عطا فرمایا یعنی حضور کے وصال کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہم سب لڑکوں کو ایک لائین میں کھڑا کیا اور فرمایا کہ رات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی میت کے ساتھ رہنے کے لئے ڈیوٹی دینی ہے۔ آپ نے رات کے آخری بڑے حصہ کی ڈیوٹی اس عاجز کے سپرد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کی پاک میت کے ساتھ برف کے کمرہ میں لمبا عرصہ دعاؤں میں مشغول رہ کر وقت گذارنے کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت بے شمار رحمتیں ہوں اس پیارے وجود پر اور ہر آن حضرت المصلح الموعود کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں۔ آپ کی دعائیں اور برکتیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نبیلہ رفیق فوزی صاحبہ

محلے بھر کا پیارا شمس

ہماری صدر صاحبہ نے فون پر بتایا کہ فیصل آباد میں کسی احمدی ڈاکٹر کو راہ مولا میں قربان کر دیا گیا ہے۔ ابھی ساری تفصیل نہیں معلوم۔ دل میں سخت اضطراب اور گھبراہٹ ہوئی کہ اب کس کی باری آئی ہے یہ کون ہو گا۔ کس عمر کا ہو گا بچے چھوٹے ہوں گے یا بڑے ظالموں نے کیوں قربان کیا ہو گا کیسے قربان کیا ہو گا۔ ابھی اسی ادھیڑ بن میں تھی کہ فون کی گھنٹی بجی لندن سے بھائی تھا کہنے لگا ایک خبر بڑی بری ہے۔ پوچھا تو بولا کہ وہ ہمارا شمس تھا نا۔ ایک پل میں میرے دماغ میں چیخ گونج اٹھی کہ کیا راہ خدا میں جان دینے والا ہمارا شمس ہے۔ جواب ملا ہاں یہ ہمارے محلے کا شمس ہی تھا جو اب خدا کے فضل کے ساتھ ایک قابل اور اتھارٹی ڈاکٹر اور سرجن بن چکا تھا۔ مگر اپنی تعلیم' قابلیت' مہارت اور صداقت سمیت حاسدوں کی بھینٹ چڑھ گیا۔

اس خبر کے ساتھ ہی گزرے ہوئے وقت کی ایک فلم سی میرے دماغ میں چلنا شروع ہو گئی۔ گو کہ ابھی اڑھائی ماہ پیشتر ہی میں خود اپنی زندگی کے بدترین حادثے سے گزری ہوں۔ جبکہ میرے شوہر (رفیق احمد فوزی حال ناروے) Lymphomia کے علاج کے دوران دوا کی تیزی کے بد اثر سے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر چکے ہیں۔

مگر اس وقت مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرا غم کچھ نہیں تھا نہ ہے سارا غم شمس کے گرد سمٹ گیا ہے۔

محلہ دارالرحمت شرقی (ب) میں ہمارے گھر سے چند گھر دور ڈاکٹر فضل حق صاحب کے گھرانے کا یہ لڑکا جو ہم تین بہن بھائیوں اور دوسرے ہم عصر محلے دار بچوں کے ساتھ کھیلتا بڑا ہوا۔ بلا مبالغہ ایک سلجھا ہوا سنجیدہ' بردبار اور محنتی لڑکا تھا مجھے اب اسے ڈاکٹر شمس الحق طیب کہنا چاہئے مگر جب تو وہ ہمارے ساتھ محلے کی گلیوں میں کرکٹ کھیلنے والا "شما" تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بڑی صلاحیتوں اور قابلیتوں سے نوازا۔

کئی بہن بھائیوں کا سب سے چھوٹا بھائی ماں باپ کی آنکھ کا تارا محلے بھر کا پسندیدہ لڑکا۔ جسے سب پیار سے "شما" کہتے تھے۔

میرے والد صاحب (کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد) اس کے حد سے زیادہ گرویدہ تھے۔ میرے والدین کی میرے بھائی (خالد منیر احمد حال لنڈن) کو یہ ہدایت تھی کہ شمس کے ساتھ کھیلنا ہے۔ اس کے ساتھ دوستی رکھنا ہے کہیں دور جانے کی اجازت دینا ہوتی تو امی پوچھتیں شمس وہاں جا رہا ہے کہ نہیں ابا جی اکثر بھائی کو کہتے۔ شمس جیسا بنو اس کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرو۔ جیسے وہ پڑھتا ہے اور اچھی پوزیشن لیتا ہے۔ ویسا کرنے کی کوشش کرو۔ ہم سب لوگ یہ بات محسوس کرتے کہ شمس ہمیشہ Home Work کر کے باہر کھیلنے نکلتا ہے اور اپنے وقت کا خوب پابند ہے۔

بچپن کی بہت سی باتیں یاد آ رہی ہیں۔ محترم ڈاکٹر فضل حق صاحب اور خالہ سکینہ صاحبہ کا گھرانہ انتہائی باوقار باعزت اور مخلص گھرانہ تھا۔ کبھی بھی محلے میں کسی کو ان سے شکایت نہ ہوئی۔ دوسرے بچوں کی طرح شمس کی تربیت بھی خالہ سکینہ نے نہایت اعلیٰ رنگ میں کی ہوئی تھی ہمارے گھر میں تو شمس کو بہت پسند کیا جاتا تھا۔

ایک چھوٹا سا واقعہ یاد آ رہا ہے کہ ایک مرتبہ ہم سب بچے ہمارے گھر کے صحن میں کرکٹ کھیل رہے تھے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا سب بچوں نے آپس میں اونچا اونچا لڑنا شروع کر دیا۔ مگر شمس کرکٹ کا بیٹ پکڑے ایک طرف کھڑا سب کو جھگڑتا دیکھتا رہا میری والدہ نے درمیان میں آ کر جھگڑا ختم کروایا اتنے میں والد صاحب بھی آ گئے شمس کو ایک طرف خاموش کھڑا دیکھ کر کہنے لگے سب جھگڑا کر رہے ہیں مگر یہ کتنا متین بچہ ہے کسی کو کچھ نہیں کہہ رہا۔ والدہ صاحبہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی کہ ہاں ماشاء اللہ بہت ہی پیارا متین بچہ ہے۔

مجھے اس وقت تک متین کا مطلب نہیں آتا تھا نہ ہی یہ سن کر کسی سے اس کا مطلب پوچھا۔ مگر شمس کی طبیعت سے یہ اندازہ کر لیا کہ متین کا مطلب سنجیدہ ہو گا۔ اتفاق کی بات ہے کہ چند روز بعد اردو کی کلاس میں پڑھائی کے دوران ہماری ٹیچر نے متین کا مطلب پوچھا پوری کلاس میں ایک واحد میں تھی جس نے ہاتھ کھڑا کیا۔ مطلب بتانے پر وہ کہنے لگیں کہ اس کو جملے میں استعمال کرو۔ میں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر یہ جملہ بنا دیا کہ "میرے ابا جی کہتے ہیں کہ ہمارے محلے کا شمس بہت متین بچہ ہے۔"

شمس اپنی تعلیم کے معاملے میں انتہائی سنجیدہ اور باشعور تھا اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ ایف ایس سی کے بعد جب اسے میڈیکل میں داخلہ ملا تو یہ خبر ہمارے محلے میں بہت ہی خوشی سے سنی گئی۔ خالہ سکینہ کو اپنے محنتی بچے پر بڑا ناز تھا مگر انتہا کی عاجز تھیں۔ جب ہمارے والد صاحب (کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد) قضائے الٰہی سے وفات پا گئے تو شمس والدہ صاحبہ کے پاس آیا بہت دیر تک بیٹھا باتیں کرتا رہا۔ "کہنے لگا کہ مجھے ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ ہی پیار کی نظر سے دیکھا ہے جب بھی میں کالج سے ربوہ آتا بیت راجیکی میں نماز پر ملاقات ہوتی تو مجھے دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کا چہرہ خوشی سے کھل جاتا اور کہتے کہ ہمارا ڈاکٹر بیٹا آیا

باقی صفحہ 7 پر

محمد محمود طاہر صاحب

امریکہ سے ہزاروں میل دور بحر الکاہل میں موجود
امریکی ریاست ہوائی HAWAI

تعارف

امریکہ سے ہزاروں میل کا ظاہری فاصلہ ہونے کے باوجود امریکہ کی 50ویں ریاست ہوائی شمالی امریکہ کے علاقے سے باہر واحد ریاست ہے جو بحر الکاہل میں واقع آٹھ جزائر پر مشتمل ہے۔ یہ امریکہ کی واحد ریاست ہے جہاں پر سفید فام امریکی اقلیت میں ہیں۔ ہوائی 21۔ اگست 1959ء کو امریکہ کی 50ویں ریاست کے طور پر دنیا کے نقشہ پر رونما ہوئی ہوائی کے ساتھ ساتھ الاسکا 49ویں ریاست کے طور پر اسی سال شامل ہوئی تھی۔ ہوائی کا دارالحکومت ہونولولو ہے۔ سیاحوں کی آمد اور بحر الکاہل میں واقع ہونے اور اہم امریکی اڈے کے طور پر دنیا میں معروف ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے گنا اور اناس کی وجہ سے بھی دنیا بھر میں شناخت کی جانے والی ریاست ہے۔

تاریخ

ہوائی جزائر پر آبادی کا آغاز ایک ہزار سال قبل ہوا۔ جب یہاں Polynesia سے لوگ آکر آباد ہوئے۔ سمندر کے ساتھ ساتھ دیہات کی صورت میں لوگ آباد ہوئے اور مچھلی کو غذا کے طور پر استعمال کرنے لگے۔ انہوں نے یہاں جانوروں کی بھی افزائش کی۔ جاگیردارانہ نظام کا آغاز ہوگیا اور چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہوگئیں اور پھر مقامی بادشاہتیں بنیں۔

اٹھارہویں صدی کے آخر اور 19ویں صدی کے آغاز میں ان مقامی بادشاہوں میں سے کمی ہمیا اول Kamehameh1 نے جزائر کو متحد کیا اور ایک بادشاہت کا نظام قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ مذکورہ بالا بادشاہ نے 1782ء سے 1795ء تک بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا اور 1810ء میں وہ متحدہ ہوائی کا بادشاہ بنا۔

اہل مغرب کو ہوائی جزائر سے آگاہی اس وقت ہوئی جب ایک برطانوی مہم جو جیمز کک (James Cook) نے 1778ء میں ان جزائر کو دریافت کیا۔ اگلے ہی سال جیمز کک مقامی باشندوں کے ہاتھوں قتل ہوگیا لیکن اس کے بعد امریکی اور یوروپین مہم جو اور سیاح ہوائی جزائر میں آتے رہے اور ان لوگوں نے یہاں مویشیوں اور بھیڑوں کو متعارف کروایا۔ جیمز کک کی دریافت کے وقت ہوائی کی آبادی تین لاکھ نفوس بتائی جاتی ہے لیکن مختلف عوامل بیماریوں اور جنگوں کی وجہ سے یہ آبادی کم ہونا شروع ہوئی اور 1850ء میں یہاں کی آبادی 75000 تک ہو چکی تھی۔

جغرافیائی کیفیت

ہوائی کے جزائر کا وجود آتش فشاں کے پھٹنے کے نتیجہ میں ہوا۔ دس لاکھ سال قبل ایک عظیم الشان آتش فشاں بحر الکاہل میں پھٹا جس کے دھانے سے سینکڑوں سال تک لاوا بہتا رہا اور اس کے نتیجہ میں جزائر ہوائی کا وجود دنیا کے نقشہ پر ظاہر ہوا۔

جزائر ہوائی کا کل رقبہ 6424 مربع میل ہے یوں ہوائی رقبہ کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر سب سے چھوٹی امریکی ریاست ہے۔ ہوائی اپنے ساحلوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے اور یہ ساحل لاکھوں سیاحوں کو ہر سال اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ہوائی کا بلند ترین مقام 13,796 فٹ بلند ہے۔ موسم معتدل اور درجہ حرارت 22 سے 26 سینٹی گریڈ کے درمیان رہتا ہے۔

امریکیوں کی آمد

امریکن لوگوں کی یہاں آمد 1820ء میں شروع ہوئی اور انہوں نے ہوائی لوگوں میں خاطر خواہ اثر و رسوخ قائم کر لیا۔ امریکیوں کی آمد کے ساتھ ساتھ عیسائی مشنری بھی بڑی تعداد میں یہاں آنا شروع ہوئے اور انہوں نے عیسائیت کا پرچار شروع کر دیا اور مقامی لوگوں نے عیسائیت قبول کرنی شروع کر دی۔ عیسائی مشنریوں نے مقامی ہوائی زبان کو ضبط تحریر میں لانے کا کام بھی کر دیا۔ ملک کے لئے نیا آئین بنایا۔ امریکیوں نے یہاں بے زمین لوگوں میں زمین تقسیم کی اور یہاں ووٹنگ سسٹم متعارف کروایا۔ جو کہ جمہوریت کی جانب پہلا قدم تھا نتیجتاً باہر سے آنے والے لوگوں کی معاشی دلچسپیاں یہاں بڑھنی شروع ہوگئیں۔ یہ علاقہ گنے کی پیداوار کے لئے انتہائی موزوں تھا چنانچہ گنے کی وسیع پیمانے پر پیداوار شروع ہوگئی۔ آہستہ آہستہ امریکی یہاں کی اقتصادیات پر کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اقتصادی کنٹرول سیاسی کنٹرول پر منتج ہوا۔ امریکیوں نے ہوائی اقتصاد کے لئے کئی معاہدے کروائے جو بالآخر امریکی ریاست بننے میں مدد و معاون بنے اور امریکی وزیر برائے ہوائی در اصل ہوائی کا گورنر بن گیا بالآخر 1893ء میں امریکی فوجیوں کی مدد سے یہاں کی ملکہ کو تخت سے سبکدوش کر دیا گیا۔ بادشاہت کے خاتمہ کے بعد ہوائی ایک آزاد ریپبلک بنا اور یہ ملک Dole فیملی کے کنٹرول میں آیا۔ یہ فیملی ہوائی میں اناس انڈسٹری کے بانی اور مشنریوں کی اولاد تھی۔ امریکہ سے الحاق اس گورنمنٹ کا بنیادی مقصد تھا چنانچہ 1898ء میں امریکہ نے ہوائی پر قبضہ حاصل کر لیا۔

امریکی قبضہ کے بعد یہاں سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی ترقی تیزی سے ہونی شروع ہوئی اور پھر یہاں اس تحریک نے بھی جنم لیا کہ ہوائی کو امریکی ریاست قرار دیا جائے۔ اس میں تاخیر ہوئی کیونکہ امریکہ سے دوری اس کا سب سے بڑا سبب تھا کیونکہ براعظم سے ہزاروں میل دور امریکی ریاست بنانا مشکل تھا۔ لیکن بحر الکاہل میں اس کی موجودگی اور اہم امریکی اڈے نے اس تحریک کو پرزور کر دیا اور دوسری جنگ نے اہم کردار ادا کیا جب اس علاقے کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی کیونکہ ہوائی کو اہم امریکی جنگی اڈا ہونے کی حیثیت حاصل ہوئی جس نے پورے علاقے اور ایشیاء کے لئے اہم کردار ادا کیا چنانچہ اس علاقے نے اپنی اہمیت خود منوالی۔ علاقے کی اہمیت کے پیش نظر امریکی ریاست بنانے کا نظریہ زور پکڑ گیا اور جنگ عظیم دوم کے بعد کے حالات نے اس تحریک کو شدت دی بالآخر 1959ء میں ہوائی کو امریکہ کی 50ویں ریاست تسلیم کر لیا گیا۔

لوگ

ہوائی جزائر میں ایشیا اور شمالی امریکہ سے آنے والے لوگ آباد ہیں۔ یوں یہ علاقہ مشرقیوں اور مغربیوں کے لئے جائے ملاقات تھی۔ مختلف نسلوں کی آمد سے آپس میں شادیاں ہوجانے سے کئی نسلیں وجود میں آئی ہیں۔ یہاں 1/3 آبادی سفید فام لوگوں کی ہے۔ ان میں اکثریت امریکن لوگوں کی ہے۔ 1/3 کے قریب جاپان سے آنے والے لوگ آباد ہیں۔ 1/6 ہوائی لوگ ہیں۔ باقی فلپائن سے آنے والے لوگوں پر مشتمل آبادی ہے ایک قابل ذکر تعداد چینی آبادکاروں کی بھی ہے۔ 1996ء کی آبادی کے مطابق یہاں 12 لاکھ افراد آباد ہیں۔ اور 66 افراد فی مربع میل پر آباد ہیں۔

آج کے دور میں ہوائی ریٹائرڈ امریکن لوگوں کی رہائش گاہ بنتی جارہی ہے جو پرسکون ماحول میں اپنی ریٹائرڈ لائف گزارنا چاہتے ہیں۔ اس رجحان نے اس کی آبادی میں اضافہ کیا ہے اور یہاں پہلی بار آبادی کے مسائل پیدا ہوئے آبادی کے اضافے سے آلودگی اور دیگر شہری مسائل پیدا ہوئے ہیں نتیجتاً یہ جو جنت ارضی کہلاتی تھی اب یہاں کے شہروں کو بھی دیگر لوگوں کی طرح کے مسائل درپیش ہورہے ہیں۔

دارالحکومت

ہوائی کا دارالحکومت ہونولولو ہے Honolulu ہوائی کا سب سے بڑا شہر ہے اور یہ جزیرہ Oahu میں واقع ہے۔ اس کی آبادی چار لاکھ کے قریب ہے۔ ہونولولو کا ہوائی زبان میں معنی ہے "محفوظ بندرگاہ"۔ 1820ء میں بادشاہ نے ہونولولو کو دارالحکومت بنایا تھا۔

ہونولولو اب نہ صرف ہوائی کا اقتصادی سیاسی اور حکومتی مرکز ہے بلکہ سیاحوں کا بھی مرکزی مقام ہے۔ ہوائی آنے والے تمام سیاح ہونولولو ائیرپورٹ پر اترتے ہیں۔

معیشت اور پیداوار

ہوائی کی اقتصادیات دو چیزوں پر انحصار کرتی ہے ایک زراعت اور دوسرا سیاحت۔ سیاحت نے بہت ترقی کی ہے سب سے زیادہ سیاح تو خود ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا یعنی شمالی امریکہ سے آتے ہیں۔ خاص طور پر شادی شدہ جوڑے ہنی مون منانے کے لئے ہوائی کا رخت سفر باندھتے ہیں۔ گرم مرطوب موسم ہونے کی وجہ سے اس کے ساحل دنیا بھر میں سیاحوں کی دلچسپی کا سبب بنتے ہیں۔ یوں سیاحت کو ہوائی میں بہت بڑی صنعت کا درجہ حاصل ہے۔ ہوائی میں 17 ائیرپورٹ ہیں سیاحوں کے علاوہ مقامی لوگ بھی زیادہ تر ہوائی سفر ہی کرتے ہیں لیکن ہوائی سفر کے ساتھ ساتھ سمندری ذریعہ سفر بھی یہاں بہت مقبول ہے اور بہتر طور پر میسر بھی ہے۔ امریکی شہر سان فرانسسکو سے پانچ گھنٹے کی فضائی مسافت طے کر کے فلائٹ ہونولولو پہنچتی ہے۔

زراعت بھی اہم اقتصادی کردار ادا کرتی ہے۔ شروع میں ہوائی گنے کی فصل کی وجہ سے مشہور تھا۔ یہاں بہت بڑے پیمانے پر گنے کی فصل پیدا ہوتی ہے۔ دوسری اہم فصل جس کی وجہ سے ساری دنیا میں ہوائی نے شہرت حاصل کی وہ اناس کی پیداوار ہے۔ ایک وقت تھا جبکہ دنیا بھر کا 40% پیکنگ اناس اور 70% اناس کا جوس ہوائی میں پیدا ہوتا تھا لیکن بعد میں ایشیا نے صنعتکاروں کو زیادہ متاثر کیا اور ایشیا میں مزدوری سستی ہونے کی وجہ سے زیادہ منافع حاصل ہونا شروع ہوگیا اس لئے اناس کے تاجروں نے ایشیا کا رخ کیا۔ اس کے باوجود ہوائی میں بہت وسیع پیمانے پر اناس کی پیداوار ہوتی ہے۔

آج کا ہوائی 100 سال قبل کے ہوائی سے بالکل مختلف ہے کیونکہ سو سال قبل یہ بحر الکاہل میں موجود ایک ملک تھا اور ایشیا و اہل مغرب کے لئے جائے ملاقات تھی لیکن وقت نے اس کے معاشی، سیاسی اور معاشرتی نظام کو یکسر بدل کر رکھ دیا اور اب یہ امریکہ کی 50ویں ریاست ہے اور بحر الکاہل میں امریکہ کا اہم فوجی اڈا ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں ہر سال سیاحوں کی آمد ہوتی ہے اور یہاں کے خوبصورت ساحل سیاحوں کی دلچسپی کا باعث بنتے ہیں اس کی زمین گنے اور اناس کی پیداوار کے لئے دنیا بھر میں ممتاز مقام رکھتی ہے۔

> یاد رکھو اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سیمینار بعنوان
"HOW TO MAXIMIZE YOUR F.Sc. SCORE"

بمقام:۔ نصرت جہاں انٹرکالج۔ ربوہ

جیسا کہ سب کو علم ہے کہ پاکستان میں پروفیشنل ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے ابتدائی داخلہ ٹیسٹ لازمی قرار دے دیئے گئے ہیں۔ اس لئے اس ٹیسٹ کی تیاری اور مختلف ادارہ جات کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے کے لئے نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ سال بھر میں ان داخلوں سے متعلق طلباء کے لئے سیمینارز کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کا پہلا حصہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے طلباء کے لئے مورخہ 13۔ فروری 2000ء کو منعقد کیا گیا۔

اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ خاص طور پر ایف ایس سی کے مجموعی نمبروں کو بڑھانے کے لئے طلباء و طالبات کو ہدایات دی جائیں۔ کیونکہ ان ادارہ جات میں داخلوں کے لئے مجموعی فیصد کا زیادہ تر حصہ اب بھی ایف ایس سی کے نمبروں پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ یہ پروگرام ابتداء میں تو تمام کالجز کے لئے رکھا گیا تھا لیکن وقت کی قلت کے پیش نظر صرف نصرت جہاں انٹر کالج کے طلباء اس سے مستفید ہوئے۔ اگلے حصہ میں انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد ربوہ کے دیگر کالج بھی شامل کئے جائیں گے۔ ان آئندہ ہونے والے پروگراموں میں جن کا پلان تیار کر لیا گیا ہے تقاریر، سیمینارز، سوال و جواب اور کیریئر کونسلنگ وغیرہ شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں پہلے حصہ میں جو سیمینار منعقد کیا گیا، ان میں مندرجہ ذیل تین موضوعات پر تقاریر کروائی گئیں۔ اور ہر تقریر کے بعد سوال و جواب کی محفل بھی ہوئی۔ اور یہ کوشش کی گئی کہ سب تقاریر پیشہ ور تعلیمی ادارہ جات میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے مشوروں اور تجربات سے ماخوذ ہوں۔

1- Efficient utilization of the remaining time before papers.

(مکرم ادریس احمد صاحب۔ سول انجینئرنگ یو ای ٹی لاہور)

2- Best selection of study material, how to study and notes preparation.

(مکرم احمد فاروق قریشی صاحب الیکٹریکل انجینئرنگ یو ای ٹی ٹیکسلا)

3- Paper layout and 3 (three) hours in the examination hall.

(مکرم مبارک احمد منہاس صاحب مکینیکل انجینئرنگ یو ای ٹی لاہور)

اس بات کا بھی خاص خیال رکھا گیا کہ تمام تقاریر پارٹ اول و دوئم نیز پری میڈیکل، پری انجینئرنگ، اکنامکس و سٹیٹ کے تمام مضامین کا احاطہ کرتی ہوں۔

تقاریر کے علاوہ Open Discussion کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس کے لئے ہر مضمون سے متعلقہ قابل طلباء کو دعوت دی گئی۔

اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا کہ تمام تقاریر کے اہم نکات فوٹو کاپی کروا کر طلباء کے حوالے کر دیئے جائیں۔ تا کہ آئندہ بھی یہ فائدہ دے سکیں۔

کارروائی کا آغاز 9:30 بجے صبح تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد پروگرام کی تفصیل سے طلباء کو آگاہ کیا گیا۔ نیز مکرم ناظر صاحب تعلیم نے طلباء سے خطاب کیا۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ تقاریر نہایت دلچسپ، جامع اور محنت سے تیار کی گئی تھیں۔ تمام مقررین نے وقت مقررہ کے اندر رہتے ہوئے انتہائی Technical اور معلوماتی طریقوں سے FSc کے سکور کو بڑھانے کے لئے تراکیب سے طلباء کو آگاہ کیا۔

کل حاضری تقریباً 150 تھی جبکہ ریکارڈڈ رجسٹریشن 117 طلباء کی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قائداعظم لاء کالج اور ذہین طلبہ کے لئے سکالر شپ سکیم

○ (مرسلہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

قائداعظم لاء کالج لاہور قانون کی تعلیم کا پرائیویٹ سیکٹر میں لمبے عرصہ سے قائم ادارہ ہے۔ جو پنجاب یونیورسٹی اور امریکن یونیورسٹی لندن کے ساتھ ایل۔ ایل۔ بی اور ایل۔ ایل۔ ایم کے لئے باقاعدہ الحاق شدہ ہے۔ یونیورسٹی کے نتائج کے مطابق گذشتہ بارہ سال سے اس ادارہ کے طلباء و طالبات نمایاں پوزیشن حاصل کر رہے ہیں۔ اس ادارہ سے وابستہ اساتذہ کرام اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان اور وکلاء پر مشتمل ہیں۔ اس ادارے نے قائداعظم سکالرز شپ سکیم متعارف کروائی ہے۔ جس کے تحت وہ تمام طلباء و طالبات جنہوں نے بی۔ اے، بی۔ ایس۔ سی یا بی۔ کام میں 65% یا اس سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں ان کو مکمل تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں تمام طلباء و طالبات کالج کے پرنسپل مکرم نفیر احمد صاحب ملک جو لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی لیگل ایجوکیشن کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں سے کسی بھی وقت رابطہ قائم کر کے اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ادارے نے ایک Placement آفس بھی قائم کیا ہے جس کے تحت تمام فارغ التحصیل طلباء و طالبات کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق سینئر وکلاء کے چیمبرز میں وکالت کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس ضمن میں مکمل معلومات مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط لکھ کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

قائداعظم لاء کالج

G-10 ماڈل ٹاؤن لاہور

Tel 5868552-5830098

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32640 میں ماجدہ سلطانہ زوجہ مکرم ولی الدین صدیقی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت 1960ء ساکن 6/9 ایبے سینا لائن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی وزنی 50 گرام مالیتی/-30000 روپے۔ 2۔ نقد نیشنل بینک P.L.S اکاؤنٹ میں/-50000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ/-5000 روپے۔ کل جائیداد/-85000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ماجدہ سلطانہ 6/9 ایبے سینا لائن کراچی گواہ شد نمبر1 کبیر الدین صدیقی وصیت نمبر 13511 گواہ شد نمبر2 شیخ محمد عثمان وصیت نمبر 20250۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32641 میں عطیۃ اللطیف زوجہ مرزا نصیر احسان احمد صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نخلہ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 25 تولہ مالیتی/-150000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ/-10000 $۔ اس وقت مجھے مبلغ/-100 $ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ اللطیف نخلہ دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا نصیر احسان احمد نخلہ دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 صاحبزادہ مرزا غلام احمد نخلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32642 میں چوہدری عبدالغفار ورک ولد چوہدری جلال الدین ورک قوم ورک پیشہ فارغ عمر 63 سال بیعت 1945ء ساکن چک نمبر 241 بھٹیاں والا ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 4 ایکڑ ایک کنال سات مرلہ مالیتی/-415000 روپے۔ 2۔ دو پلاٹ واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی/-90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-1500 روپے ماہوار بصورت بچگان خود مل رہے ہیں۔ اور مبلغ/-36000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ 1999-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عبدالغفار ورک چک نمبر 241 بھٹیاں والا ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 سعید احمد ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 ماسٹر نذیر احمد ولد عمردین صاحب 10/2 دارالعلوم ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اسحاق صوفی صاحب سابق مربی مشرقی و مغربی افریقہ تحریر فرماتے ہیں۔

میری خوش دامن محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں جان محمد صاحب آف احمد نگر مورخہ 28-29 مارچ 2000ء کی درمیانی شب لاہور میں بعمر 84 سال وفات پا گئی ہیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے ان کا جنازہ پڑھایا پھر بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد اسلم صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے ان کی قبر پر اجتماعی دعا کرائی۔

محترمہ کئی سال تک لجنہ اماء اللہ احمد نگر کی بڑی فعال صدر رہیں۔ آپ کی سب سے بڑی بیٹی مبشرہ بیگم صاحبہ میری اہلیہ ہیں۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کی والدہ محترمہ مورخہ 26-3-2000 کو وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دفاتر صدر انجمن کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کرائی احباب کی خدمت میں ان کی بلندی درجات اور ان کے ورثاء کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر نصیر اے شیخ صاحب جو مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کے پوتے ہیں ان کا پرائیسٹیٹ کا 7- اپریل کو اتفاق ہسپتال لاہور میں آپریشن ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری آصف احمد صاحب آف راولپنڈی بلڈ کینسر کے باعث تشویشناک طور پر علیل ہیں اور الشفاء اسلام آباد میں خصوصی نگہداشت میں زیر علاج ہیں۔

○ عزیز محمد حماد احمد خان ابن مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ پشاور کا مورخہ 5-3-2000 کو فضل عمر ہسپتال میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم سید محمود احمد صاحب تاج آباد پشاور کا پوتا عزیز برہان احمد ابن مکرم سلطان محمود کافی دنوں سے شدید بیمار ہے اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں اس کا علاج جاری ہے۔

○ مکرمہ عفیفہ نثار صاحبہ اہلیہ شیخ نثار احمد صاحب آف ناروے کو گرنے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آئی تھی جس کا کامیاب آپریشن ناروے میں ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے ان سب مریضوں کے لئے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر ٹاؤن شپ لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

میری بیٹی نعمانہ ملک بیگم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب امریکہ نے امسال (Pharmacy) کا تحریری امتحان (Final) (شکاگو یونیورسٹی امریکہ) سے اچھے نمبروں میں پاس کر لیا ہے۔ اب Practical 15- اپریل کو ہو گا۔ کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ ڈائریکٹریٹ کے زیر اہتمام یوم پاکستان کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں کالج ہذا نے شرکت کی۔ اور مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے۔

مقابلہ مذاکرہ: سوئم انعام فتح مبین
مقابلہ ملی ترانہ: سوئم انعام فتح مبین

دعا کی درخواست ہے کہ یہ اعزاز کالج کے لئے مبارک ہو اور نئی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

ہے"

مجھے یقین ہے کہ ہمارے محلے کے باقی تمام بزرگوں کو بھی شمس ایسے ہی پیارا ہو گا۔

سب کی دعاؤں کے سائے میں ہی وہ پروان چڑھا اللہ تعالیٰ نے اتنی سی عمر میں بہت سی ترقی کی منازل پار کروا دیں زندگی کا ساتھی بھی ہم پیشہ ملا دل بھر کر ماں باپ کی خدمت کی۔ خالہ سکینہ ان کی شادی پر بہت مطمئن اور مسرور تھیں اور شمس کی فرمانبرداری پر نازاں بھی گو کہ خالہ سکینہ نے شمس کی ترقی اور عروج کا زیادہ زمانہ نہ پایا اور جلد ہی اپنے مالک کے بلاوے پر حاضر ہو گئیں مگر پھر بھی اپنی دعاؤں اور محنت کا ثمرہ اپنی زندگی میں ضرور دیکھ لیا۔

شمس نے جتنی بھی عمر پائی ماں باپ بہن بھائیوں عزیز رشتے داروں کو خوش ہی رکھا۔ میرا نہیں خیال کہ اس نے کبھی کسی کا دل دکھایا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے محلے کے شمس کی قسمت میں یہ قربانی لکھی ہوئی تھی لہذا اسے قربان تو ہونا ہی تھا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین

نکاح

○ مکرم راجہ عرفان احمد صاحب ابن مکرم راجہ رشید احمد صاحب ملیر توسیعی کالونی کراچی کا نکاح مکرمہ مبارکہ حنا صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد ناصر صاحب سے مبلغ پندرہ ہزار U.A.E درہم حق مہر پر اور مکرم راجہ برہان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ابن راجہ رشید احمد صاحب کا نکاح مکرمہ شازیہ رفیق صاحبہ بنت مکرم رفیق شاہد صاحب مرحوم سے مبلغ -/30000 ہزار روپے حق مہر پر 10- مارچ 2000ء کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرمہ زوبیہ ظہور صاحبہ بنت مکرم راجہ ظہور احمد صاحب سکنہ نصیرا ضلع گجرات کا نکاح مکرم عماد نصیر محمد خاں صاحب ولد مکرم نصیر محمد خاں صاحب مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نصیرا ضلع گجرات میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔

ولادت

○ مکرم حافظ ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب مرحوم ٹورنٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے 7- دسمبر 1999ء کو اپنے فضل سے پہلا بیٹا "زوہیب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید محمد احمد صاحب اسلام آباد کا نواسہ اور ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب مرحوم (سرگودھا) کا پڑنواسہ ہے۔

بچے کے نیک لائق اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا کے لئے درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔

ہماری نہایت ہی بزرگ اور خاندان میں ہر دلعزیز خالہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم (بنت حضرت مرزا غلام اللہ صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) بعمر قریباً 97 سال مورخہ 15-3-2000 کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔

آپ کے دونوں بیٹے عزیزم محترم عبدالمنان قریشی صاحب اور عزیزم مبارک احمد قریشی صاحب اور بیٹی عزیزہ امتہ الباسط بٹ صاحبہ کینیڈا سے آپ کا جسد خاکی لے کر 19-3-2000 کو ربوہ پہنچے۔ اسی روز محترم امیر صاحب مقامی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کی ایک صاحبزادی بشریٰ تاثیر صاحبہ (اہلیہ مکرم یو۔ زیڈ تاثیر احمدی مرحوم) بوجہ بیماری کے ساتھ نہ آسکیں آپ پیدائشی احمدی تھیں اور آپ کی پیدائش قادیان میں اندازاً 1903ء کی تھی حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہوا تھا آپ دعا گو، ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ اکثر خوشی کے موقع پر غریبوں کے لئے ملبوسات تیار کروا کر تقسیم کرتیں۔ اور غریبوں کی مدد کر کے خوش ہوتیں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 2

ہے اس کے بغیر ہر گز یہ تقویٰ جو آپ سیکھ رہے ہیں وہ کاملۃً رسول ﷺ کی غلامی میں سیکھا ہوا تقویٰ نہیں ہو گا بلکہ باریک رستے ہیں جن پر چلنا پڑتا ہے اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ پل صراط دراصل اسی بات کا مظہر ہے ایک اتنا باریک تار کہ جس کے اوپر چلنا ممکن دکھائی دیتا ہے ایک طرف جنت ہے ایک طرف جہنم کے شعلے ہیں۔

اور وہ لوگ جو خدا کے نزدیک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہیں ان کو کوئی خوف نہیں تو باریک تار سے مراد یہ نہیں ہے کہ سچ مچ کا کوئی تار کھینچا جائے گا اس پر چلنے کا حکم ہو گا۔ مراد یہ ہے کہ اس زندگی میں ہی آپ نے اپنا پل صراط بنانا ہے۔ اگر آپ تقویٰ کی باریک راہوں کو سیکھیں گے، غور کریں گے تو رفتہ رفتہ آپ کو احتیاط سے چلنے کی عادت پڑ جائے گی۔ جو قدم اٹھائیں گے پھونک کر اٹھائیں گے اور اس صورت میں اگر گرے بھی تو جنت کی طرف گریں گے، جہنم کی طرف نہیں گریں گے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے جو تقویٰ کی باریک راہیں ہمیں سکھائی ہیں ان پر عمل کئے بغیر ہماری سوسائٹی سدھر سکتی ہی نہیں۔

(الفضل 16 نومبر 98ء)

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

نواز شریف کو عمر قید تمام جائیداد ضبط

سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر میاں محمد نواز شریف کو دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے عمر قید اور تمام جائیداد کی ضبطی اور 10 لاکھ روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ باقی مجرموں کو بری کر دیا گیا ہے نواز شریف پر 20 لاکھ ہرجانہ عائد کیا گیا ہے جو پرواز کے مسافروں کو ادا کیا جائے گا۔ اس طرح سے ہر مسافر کے حصے میں قریباً دس ہزار روپے آئیں گے۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے 12- اکتوبر کو پی آئی اے کے ایک طیارے کو اغوا کرنے کی سازش کی تھی جس میں 198 مسافر سوار تھے اور جن میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف بھی موجود تھے۔

آج کمرۂ عدالت میں دنیا بھر کے بڑے بڑے ذرائع ابلاغ بی بی سی، سی این این اور وائس آف امریکہ وغیرہ کے نمائندگان موجود تھے۔ بی بی سی نے اپنے ایک تبصرے میں کہا کہ نواز شریف پاکستانی تاریخ کے مضبوط ترین وزیر اعظم تھے جو بھی ان کی راہ میں آیا راہ سے ہٹ گیا۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ کوئی بھی پاکستانی وزیر اعظم فوج سے محاذ آرائی نہیں کر سکتا۔

سیکیورٹی کی صورت حال پر نظر ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ سیکیورٹی کی صورت حال پر پوری نظر ہے۔ کنٹرول لائن پر سلامتی کو یقینی بنانے کیلئے مناسب اقدامات کئے گئے ہیں۔ غیر ملکی دورہ کامیاب رہا۔ امریکہ سمیت دوسرے ممالک سے تعلقات مستحکم ہوں گے۔ انہوں نے 5 ملکی دورے سے واپسی پر کابینہ سے خطاب کرتے ہوئے تمام وزارتوں کو ہدایت کی کہ تمام وزارتیں اور ادارے احتساب کے عمل کو تیز کرنے کیلئے نیب سے تعاون کریں۔ کوئی کرپٹ بچ کر نہ جائے انہوں نے ائرپورٹ پر شکایت مرکز بنانے کی بھی ہدایت کی۔ چیف ایگزیکٹو نے کنٹرول لائن سے ملحقہ علاقوں میں تحفظ کے مناسب اقدامات کا ذکر کیا اور کابینہ کو غیر ملکی دورے کی تفاصیل بیان کیں۔ کابینہ نے ریگولیٹری اتھارٹی فار میڈیا براڈ کاسٹ آرگنائزیشن کے قیام اور معذور افراد کو اضافی سہولتیں دینے کے لئے وزارت سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم کے پروگرام کی اصولی منظوری دے دی۔

حیدر آباد کچہری میں بم دھماکہ

صوبہ سندھ کے شہر حیدر آباد میں گذشتہ روز طاقتور بم دھماکے سے 3 وکلاء سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ 4- گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اس کی آواز شہر میں دور دور تک سنی گئی۔ عدالتی کارروائیاں معطل ہو گئیں۔ کورٹس کمپلیکس میں بھگدڑ مچ گئی۔ عدالتوں کے باہر کھڑے لوگ جانیں بچانے کے لئے بھاگ کھڑے ہوئے دو زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ کے اعلیٰ افسر جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا۔ حساس اداروں نے تحقیقات شروع کر دیں۔

طیارہ کیس کے بعد بدعنوانی ریفرنس

طیارہ کیس کے بعد اب نواز شریف پر بدعنوانی کا ریفرنس چلے گا۔ حکومت نے اس کیس کی سماعت اٹک کے قلعہ میں کرانے کے لئے ہائی کورٹ کو درخواست دے رکھی ہے۔ اس کیس میں سابق وزیر اعظم اور ان کے اہل خانہ کے خلاف رشوت' بدعنوانی' اختیارات کے ناجائز استعمال اور دیگر سنگین نوعیت کے الزامات ہیں۔ ایک طرف حکومت نے کیس کو اٹک قلعہ منتقل کرنے کی درخواست دے رکھی ہے

فوج سے تعاون کریں گے

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہر نیک کام میں فوج سے تعاون کریں گے۔ لیکن اسے بھی عرصہ اقتدار مختصر کر کے بیرکوں میں واپس چلا جانا چاہئے۔

پاکستان اور بھارت سے امریکی بات چیت

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت سے بات چیت جاری ہے۔ ایک اخبار میں شائع ہونے والے ان کے ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ امریکہ دونوں ملکوں کے ساتھ سلامتی اور ایٹمی عدم توسیع کے معاملات پر بات چیت جاری رکھے ہوئے ہے۔

مسلم لیگ کا یوم دعا

مسلم لیگ نے لاہور میں طیارہ کیس کے فیصلے سے ایک دن پہلے یوم دعا منایا۔ خواتین گلے لگ کر روتی رہیں۔ دعا میں 166 خواتین اور 26 مرد شریک ہوئے۔ خواتین نے دعاؤں میں کہا ہم گناہ گار سیاہ کار ہیں مگر اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں۔ نواز شریف بھی فرشتے نہیں۔

نیاز اے نائیک توجہ کا مرکز

سابق سیکرٹری خارجہ نیاز اے نائیک گذشتہ روز نئی دہلی میں سب کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ بھارتی میڈیا کے نمائندے ان کے اردگرد منڈلاتے رہے لیکن انہوں نے بھارتی اخبار نویسوں سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔

ربوہ: 6 اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 7- اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-34
ہفتہ 8- اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-23
ہفتہ 8- اپریل۔ طلوع آفتاب۔ 5-47

راجہ ظفر الحق قائم مقام صدر؟

مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں راجہ ظفر الحق کو قائم مقام صدر بنائے جانے کا امکان ہے۔ یہ اجلاس 9- اپریل کو اسلام آباد میں ہوگا۔ سینئر ارکان کے درمیان مشورے مکمل کر لئے گئے ہیں۔ وزارت عظمٰی کے امیدوار کے حوالے سے چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ سندھ سے تعلق رکھنے والے ایک مسلم لیگی کا نام زیر غور ہے۔ تاہم چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ فیصلہ کچھ بھی ہو مسلم لیگ کی قیادت تبدیل نہیں ہوگی۔

دنیا بھر کی نظریں برطانیہ پر

انسانی کلوننگ کی اجازت دینے کے بارے میں دنیا بھر کی نظریں برطانیہ کی حکومت پر لگ گئی ہیں۔ اگر انسانی کلوننگ کی اجازت دے دی گئی تو دنیا بھر میں طاقتور سماجی و اخلاقی پابندیاں ٹوٹ جائیں گی۔ انسانی اعضاء بنائے جا سکیں گے۔ برطانیہ کا کہنا ہے کہ وہ اچھی اور بری کلوننگ میں حد قائم کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ کی مدد نہیں کر سکتے

وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے نیویارک میں کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کے معاملہ پر ہم امریکہ کی مدد نہیں کر سکتے۔ افغانستان آزاد اور خود مختار ملک ہے امریکہ کو اس معاملہ پر افغان حکومت سے بات چیت کرنا چاہئے۔ پاکستان واپسی پر اسامہ اور عسکری تربیتی کیمپوں کی بندش کے معاملہ پر افغان حکومت سے بات کرنے کے لئے کابل جانے کا کوئی پروگرام نہیں۔ افغانستان اپنے معاملات طے کرنے اور فیصلے کرنے میں آزاد ہے۔ کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی جریدے کی خبر خود ساختہ ہے۔

خوشخبری

وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں۔

ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

ماہر جلدی امراض کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 9-4-2000 فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ / علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی فون نمبر
ہماری دوکان **نورتن جیولرز** ربوہ
کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا نمبر 213699

جونیئر نرسری - سینئر نرسری اور PREP کلاس
میں داخلہ جاری ہے۔
کڈز وزڈم ہاؤس
دارالبرکات فون 04524-212745

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎844986

دانتوں کا معائنہ مفت - عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ: **رانا مدثر احمد**

داخلے جاری ہیں
نرسری تا دھم - سائنس و آرٹس
○ کریسنٹ گرائمر گرلز ہائی سکول دارالرحمت غربی ربوہ
○ کریسنٹ گرائمر بوائز ہائی سکول فیکٹری ایریا ربوہ
فون آفس 806 فون رہائش 211477
پرنسپل: **خالد احمد شمس**

61